Globethics Repository

Al-Safa fi al-Tawassul wa al-
Tabarruk bi al-Mustafa 1 (Part 1)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-03-16 20:32:21
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184965

اَلصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفٰى ﷺ

(حضور نبی اکرم ﷺ سے توسّل اور تبرک پر مجموعہ احادیث)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

اَلصَّفَا

فِي

التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّکِ بِالْمُصْطَفٰی ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ سے توسُّل اور تبرک﴾

معاونینِ تخریج:

حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱-۴ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴ / ۰-۹۷-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱ / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : اَلصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّکِ بِالْمُصْطَفٰی صلی الله علیه وآله وسلم

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ تخریج : حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : مارچ 2009ء

تعداد : 1,100

قیمت VRG کاغذ : -/220 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اَلصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّکِ بِالْمُصْطَفٰی ﷺ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونینِ تخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	مارچ 2009ء
تعداد	:	1,100
قیمت پریمئر کاغذ	:	-/170 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فہرس

الرقم	الأبواب	الصفحة
۞	اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفٰی ﷺ ﴿حضور ﷺ سے توسّل اور تبرک پر قرآنی آیات﴾	٩
١.	بَابُ فِي تَعْلِيْمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلتَّوَسُّلِ ﴿حضور ﷺ کی تعلیماتِ توسّل کا بیان﴾	١٣
٢.	بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ وِلَادَتِهِ وَقَبْلَ مَبْعَثِهِ ﴿حضور ﷺ کی ولادتِ مقدسہ اور بعثتِ مبارکہ سے قبل آپ سے توسُّل﴾	٢٥
٣.	بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ فِي حَيَاتِهِ ﴿حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں آپ سے توسّل﴾	٤١

الرقم	الأبواب	الصفحة
٤.	بَابٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَبِآثَارِهِ ﴿حضور ﷺ کے وصالِ مبارک کے بعد آپ کی ذاتِ اقدس اور آثارِ مبارکہ سے توسّل﴾	٨٣
٥.	بَابٌ فِي التَّوَسُّلِ بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّعْظِيمِ لَهُ ﴿حضور ﷺ کی قبرِ انور سے توسّل اور اس کی تعظیم﴾	٩٥
٦.	بَابٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالاِسْتِغَاثَةِ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿قیامت کے دن حضور ﷺ سے توسّل اور اِستغاثہ﴾	١٢٩
٧.	بَابٌ فِي تَوَسُّلِ غَيْرِ ذَوِي الْعُقُوْلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے حیوانات کا توسّل﴾	١٦٠
٨.	بَابٌ فِي تَعْلِيْمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلتَّبَرُّکِ ﴿حضور ﷺ کی تعلیماتِ تبرک کا بیان﴾	١٧٤

الرقم	الأبواب	الصفحة
٩.	بَابٌ فِي التَّبَرُّكِ بِيَدِهِ ﷺ وَبِلَمْسِهِ وَبِجَوَارِحِهِ الشَّرِيفَةِ الْأُخْرَى ﴿حضور ﷺ کے دستِ اقدس اور دیگر اعضائے مبارکہ سے حصولِ تبرک﴾	١٩٠
١٠.	بَابٌ فِي التَّبَرُّكِ بِالْأَشْيَاءِ الَّتِي لَهَا صِلَةٌ بِذَاتِهِ ﷺ ﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے متعلقہ چیزوں سے حصولِ برکت﴾	٢٣٢
١١.	بَابٌ فِي التَّبَرُّكِ بِشَعَرِهِ ﷺ ﴿حضور ﷺ کے موئے مبارکہ سے حصولِ برکت﴾	٢٦٧
١٢.	بَابٌ فِي التَّبَرُّكِ بِآثَارِهِ ﷺ الشَّرِيفَةِ ﴿حضور ﷺ کے آثارِ مبارکہ سے حصولِ برکت﴾	٢٧٧
۞	مصادر التّخريج	٣٠٩

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّکِ بِالْمُصْطَفٰی ﷺ

﴿حضور ﷺ سے توسّل اور تبرک پر قرآنی آیات﴾

۱. وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْاۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَo (البقرة، ۲: ۸۹)

’’اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (قرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی (اصلاً) تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالاں کہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب ’قرآن‘ کے وسیلے سے) کافروں پر فتحیابی (کی دعا) مانگتے تھے، سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت محمد ﷺ اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب ’قرآن‘ کے ساتھ) تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہو گئے، پس (ایسے دانستہ) انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہےo‘‘

۲. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًاo (النّساء، ۴: ۶۴)

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت

کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتےo‘‘

۳. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَo (المائدة، ۵:۳۵)

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤo‘‘

٤. وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّلْمِزُکَ فِی الصَّدَقٰتِ ج فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ یُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ یَسْخَطُوْنَo وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ لا وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللهُ سَیُؤْتِیْنَا اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗٓ لا اِنَّآ اِلَی اللهِ رَاغِبُوْنَo (التّوبة، ۹:۵۸-۵۹)

’’اور ان ہی میں سے بعض ایسے ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں آپ پر طعنہ زنی کرتے ہیں، پھر اگر انہیں ان (صدقات) میں سے کچھ دے دیا جائے تو وہ راضی ہو جائیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ دیا جائے تو وہ فوراً خفا ہو جاتے ہیںo اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ مزید) عطا فرمائے گا۔ بے شک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں (اور رسول ﷺ اسی کا واسطہ اور وسیلہ ہے، اس کا دینا بھی اللہ ہی کا دینا ہے۔ اگر یہ عقیدہ

رکھتے اور طعنہ زنی نہ کرتے تو یہ بہتر ہوتا)o‘‘

۵. لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًاط لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْاط وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَo

(التّوبة، ۹: ۱۰۸)

’’(اے حبیب!) آپ اس (مسجد کے نام پر بنائی گئی عمارت) میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں۔ البتہ وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، حقدار ہے کہ آپ اس میں قیام فرما ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہےo‘‘

۶. اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗط اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًاo

(بني إسرائيل، ۱۷: ۵۷)

’’یہ لوگ جن کی عبادت کرتے ہیں (یعنی ملائکہ، جنّات، عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام وغیرھم کے بت اور تصویریں بنا کر انہیں پوجتے ہیں) وہ (تو خود ہی) اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں سے (بارگاہِ الٰہی میں) زیادہ مقرّب کون ہے اور (وہ خود) اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور (وہ خود ہی) اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، (اب تم ہی بتاؤ کہ وہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں وہ تو خود معبودِ برحق کے سامنے جھک رہے ہیں)، بے شک آپ کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہےo‘‘

۷. اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِيْنًاo لِّيَغْفِرَ لَکَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْکَ وَ يَهْدِيَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا o

وَّيَنْصُرَکَ اللهُ نَصْرًا عَزِيْزًا○ (الفتح، ٤٨: ١-٣)

’’(اے حبیبِ مکرم!) بے شک ہم نے آپ کے لیے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لیے کہ آپ کی عظیم جدّ و جہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے)○ تاکہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امّت (کے اُن تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے (جنہوں نے آپ کے حکم پر جہاد کیے اور قربانیاں دیں) اور (یوں اسلام کی فتح اور امّت کی بخشش کی صورت میں) آپ پر اپنی نعمت (ظاہراً و باطناً) پوری فرما دے اور آپ (کے واسطہ سے آپ کی امّت) کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھے○ اور اللہ آپ کو نہایت باعزت مدد و نصرت سے نوازے○‘‘

۸. وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ○ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لَهُمْ ط اِنَّ اللهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ○

(المنافقون، ٦٣: ٥-٦)

’’اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ (ﷺ) تمہارے لیے مغفرت طلب فرمائیں تو یہ (منافق گستاخی سے) اپنے سر جھٹک کر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ تکبر کرتے ہوئے (آپ کی خدمت میں آنے سے) گریز کرتے ہیں○ اِن (بدبخت گستاخانِ رسول) کے حق میں برابر ہے کہ آپ اُن کے لیے استغفار کریں یا آپ ان کے لیے استغفار نہ کریں، اللہ ان کو (تو) ہرگز نہیں بخشے گا (کیوں کہ یہ آپ پر طعنہ زنی کرنے والے اور آپ سے بے رخی اور تکبّر کرنے والے لوگ ہیں)۔ بے شک اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا○‘‘

بَابُ فِي تَعْلِيْمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلتَّوَسُّلِ

﴿حضور ﷺ کی تعلیماتِ توسّل کا بیان﴾

۱/۱. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا، فَجَعَلَ يَسْأَلُ: هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَيْسَتْ لَکَ تَوْبَةٌ. فَقَتَلَ الرَّاهِبَ، ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيْهَا قَوْمٌ صَالِحُوْنَ، فَلَمَّا کَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ أَدْرَکَهُ الْمَوْتُ، فَنَأَى بِصَدْرِهِ، ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِکَةُ الْعَذَابِ، فَکَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ، فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا. وفي رواية زاد: فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هَذِهِ: أَنْ تَبَاعَدِي، وَإِلَى هَذِهِ: أَنْ تَقَرَّبِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا، پھر وہ یہ پوچھتا پھرتا تھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے ایک راہب کے پاس جاکر یہ سوال کیا کہ کیا اس کے لئے توبہ (کی کوئی گنجائش) ہے؟ اس راہب نے کہا: تمہاری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ یہ سن کر اس (شخص) نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا اور اس نے پھر سوال کرنا شروع کیا اور وہ اس بستی

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: التوبة، باب: قبول توبة القاتل وإن کثر قتله، ۴/۲۱۱۹، الرقم: ۲۷۶۶، وأبو يعلى في المسند، ۲/۳۰۵، الرقم: ۱۰۳۳۔

سے نکل کر دوسری بستی کی طرف جانے لگا جس میں کچھ نیک لوگ رہتے تھے۔ جب اس نے اس راستہ کا کچھ حصہ طے کیا تھا تو اسے موت نے آ لیا۔ اس نے اپنا سینہ پہلی بستی سے کچھ دور کر لیا (اور اس بستی کی طرف کر دیا)۔ اسی حال میں اسے موت آ گئی۔ پھر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں (اس کی روح لے جانے پر) بحث ہوئی۔ وہ ایک بالشت کے برابر نیک آدمیوں کی بستی کے قریب تھا۔ سو اسے نیک لوگوں کی بستی سے لاحق کردیا گیا۔ ایک اور روایت میں اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس (برے لوگوں کی) بستی کو حکم فرمایا: تو (اس کی نعش سے) دور ہو جا اور اس (نیک لوگوں کی) بستی کو حکم فرمایا: تو (اس کی نعش سے) قریب ہو جا۔"

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢/٢ . عَنْ أَسِيرِ بْنِ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ، رضی الله عنه فِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرْنِيِّينَ؟ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ، يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ، لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللهَ، فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

"حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ اہلِ کوفہ ایک وفد لے کر

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أويس القرنى، ٤/١٩٦٨، الرقم: ٢٥٤٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٧٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٦/١٦٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/١٢٣، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١/٤٤٧۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس رضی اللہ عنہ سے مذاق کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہاں کوئی قرن کا رہنے والا ہے؟ یہ سن کر وہ شخص حاضر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا اس کا نام اویس رضی اللہ عنہ ہوگا۔ یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں ہوگا۔ اسے برص کی بیماری تھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یا درہم کے برابر سفید داغ کے سوا باقی (برص کے) داغ اس سے دور کر دیئے، تم میں سے جس شخص کی اس سے ملاقات ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے تمہاری مغفرت کی دعا کرائے۔‘‘

اسے امام مسلم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۳/۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْکَ، وَأَسْأَلُکَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِکَ، وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ، فَأَسْأَلُکَ أَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، أَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَکٍ.

۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: المشى إلى الصلاة، ۱/۲۵٦، الرقم: ۷۷۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۱، الرقم: ۱۱۱۷۲، وابن الجعد في المسند، ۱/۲۹۹، الرقم: ۲۰۳۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۲۵، رقم: ۲۹۲۰۲، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱/۳۰، الرقم: ۸۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۳۵، الرقم: ٤۸۸۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا مانگے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْکَ وَأَسْأَلُکَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ، فَأَسْأَلُکَ أَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ ’’اے اللہ! میں تجھ سے تیرے سائلین کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے (نماز کی طرف اٹھنے والے) اپنے قدموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک میں نہ کسی برائی کی طرف چلا ہوں نہ تکبر اور غرور سے، نہ دکھاوے اور نہ کسی دنیاوی شہرت کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضا کے حصول کے لئے نکلا ہوں۔ سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے‘‘۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤/٤. عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدِيَّتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى،

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٢، الرقم: ١٧٥٩٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٥٤، الرقم: ٤٠٥، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ١/٢٧٢، الرقم: ٢٧١ والنووي في رياض الصالحين، ١/٢٤٣، الرقم: ٢٤٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، ١٤٥، الرقم: ٣٤٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦۔

ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَى مَنَابَتِهِمَا. وَجَاءَ بَعِيْرٌ فَضَرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرْجَرَ حَتَّى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ الْبَعِيْرُ؟ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيْدُ نَحْرَهُ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ. قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا. فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أُكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتُهُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. وَأَتَى عَلَى قَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيْرٍ. فَأَمَرَ بِجَرِيْدَةٍ، فَوُضِعَتْ عَلَى قَبْرِهِ، فَقَالَ: عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ پھر ایک اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اس کے اردگرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا (کہ اسے بلا لائے۔ جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

۵/۵. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَلْيُنَادِ: يَا عِبَادَ اللهِ، احْبِسُوْا عَلَيَّ، يَا عِبَادَ اللهِ، احْبِسُوْا عَلَيَّ، فَإِنَّ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا، سَيَحْبِسُهُ عَلَيْكُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی سواری جنگل بیاباں میں گم ہو جائے تو اس (شخص) کو (یہ) پکارنا چاہیے: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری سواری پکڑا دو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری سواری پکڑا دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے (ایسے) بندے اس زمین میں ہوتے ہیں، وہ تمہیں تمہاری سواری پکڑا دیں گے۔‘‘

۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۱۰۳، الرقم: ۲۹۸۱۸، وأبو يعلى في المسند، ۹/۱۷۷، الرقم: ۵۲۶۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۲۱۷، الرقم: ۱۰۵۱۸، ۱۷/۱۱۷، الرقم: ۲۹۰، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱/۴۵۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۳۳۰، الرقم: ۱۳۱۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲۔

اس حدیث کو امام ابویعلی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٦/٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ ﷻ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ سِوَى الْحَفَظَةِ يَكْتُبُوْنَ مَا يَسْقُطُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَإِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ عُرْجَةٌ فِي الْأَرْضِ، لَا يَقْدِرُ فِيْهَا عَلَى الْأَعْوَانِ فَلْيَصِحْ فَلْيَقُلْ: عِبَادَ اللهِ، أَغِيثُوْنَا أَوْ أَعِينُوْنَا رَحِمَكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ سَيُعَانُ. وَفِي رِوَايَةِ رَوْحٍ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يُسَمَّوْنَ الْحَفَظَةَ يَكْتُبُوْنَ مَا يَقَعُ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَمَا أَصَابَ أَحَدًا مِنْكُمْ عُرْجَةٌ أَوِ احْتَاجَ إِلَى عَوْنٍ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَلْيَقُلْ: أَعِينُوْنَا، عِبَادَ اللهِ، رَحِمَكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ يُعَانُ إِنْ شَاءَ اللهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے، انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ، ایسے بھی ہیں جو درختوں کے پتوں کے گرنے تک کو لکھتے ہیں، پس تم میں سے جب کوئی کسی جگہ (کسی بھی مشکل میں) جائے، جہاں بظاہر اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ پکار کر کہے: اے اللہ کے بندو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو، تو پس اس کی مدد کی جائے گی۔ اور حضرت روح کی روایت میں ہے کہ بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں

www.MinhajBooks.com

٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٩١، الرقم: ٢٩٧٢١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٢٨، الرقم: ٧٦٩٧، ١/١٨٣، الرقم: ١٦٧، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣٢۔

جنہیں حَفَظَة (حفاظت کرنے والے) کا نام دیا جاتا ہے، اور جو زمین پر گرنے والے درختوں کے پتوں تک کو لکھتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی کسی جگہ محبوس ہوجائے یا کسی ویران جگہ پر اسے کسی مدد کی ضرورت ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو، پس اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس شخص کی (فوراً) مدد کی جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

٧/٧. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ رضی الله عنه أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَي الْفَجْرِ فَصَلَّى قَرِيبًا مِنْهُ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، فَسَمِعَهُ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ، رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَمُحَمَّدٍ (ﷺ)، أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيهِ عِبَادُ بْنُ سَعِيدٍ قَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

’’حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی اور وہ آپ ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ آپ

٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٧٢١، الرقم: ٦٦١٠، وأبو يعلى في المسند، ٨/٢١٣، الرقم: ٤٧٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١/١٩٥، الرقم: ٥٢٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٢٠٥-٢٠٦، الرقم: ١٤٢٢-١٤٢٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٣٤٩، الرقم: ٦٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢١٩، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٥٠، الرقم: ٣٩٨۔

ﷺ نے دو رکعتوں میں آہستہ آواز میں قراءت فرمائی، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز سے فارغ ہوکر) یہ دعا مانگ رہے ہیں: ’’اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رب! میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں عباد بن سعید نامی راوی ہے اسے امام ابن حبان نے الثقات میں ذکر کیا ہے۔

٨/٨. عَنْ عَتَبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رضی اللہ عنہ عَنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا أَوْ أَرَادَ أَحَدُكُمْ عَوْنًا، وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ: يَا عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنِي، يَا عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنِي، فَإِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ. وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.

’’حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے، یا تم میں سے کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ یوں پکارے: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری مدد کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں)۔ اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ) یہ آزمودہ بات ہے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١١٧، الرقم: ٢٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣٢، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٠٧۔

٩/٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ِللهِ خَلْقًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ، تَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ، أُوْلٰئِکَ الْآمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَأَحْمَدُ بْنُ طَارِقٍ الرَّاوِيُّ عَنْهُ لَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلوق کی حاجت روائی کے لئے خاص فرمایا ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لے کر آتے ہیں (اور وہ ان کی حاجت روائی کرتے ہیں)۔ اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے عذابِ الٰہی سے امان میں ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم، طبرانی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں احمد بن طارق راوی کے متعلق ہے میں نہیں جانتا جبکہ باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

:٩ أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٢٥/٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٥٨/١٢، الرقم: ١٣٣٣٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ١١٧/٢، الرقم: ١٠٠٧، والنرسي في ثواب قضاء حوائج الإخوان، ٨٠/١، الرقم: ٤٢، وإسناده صحيح، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥/٥٤، الرقم: ٦٥٥٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٦٢/٣، الرقم: ٣٩٦٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٢/٨، والمناوي في فيض القدير، ٤٧٧/٢۔

١٠/١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ رضي الله عنها أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه، دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَوَقَفَ عِنْدَ رَأْسِهَا، فَقَالَ: رَحِمَکِ اللهُ، يَا أُمِّي، كُنْتِ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي وَتُشْبِعِيْنِي، وَتَعْرِيْنَ وَتَكْسِيْنِي، وَتَمْنَعِيْنَ نَفْسَکِ طَيِّبًا وَتُطْعِمِيْنِي تُرِيْدِيْنَ بِذَلِکَ وَجْهَ اللهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ أَمَرَ أَنْ تُغْسَلَ ثَلَاثًا، فَلَمَّا بَلَغَ الْمَاءُ الَّذِي فِيْهِ الْكَافُوْرُ، سَكَبَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ خَلَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَمِيْصَهُ، فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهُ، وَكَفَّنَهَا بِبُرْدٍ فَوْقَهُ، ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُلَامًا أَسْوَدَ يَحْفِرُوْنَ، فَحَفَرُوْا قَبْرَهَا، فَلَمَّا بَلَغُوا اللَّحْدَ، حَفَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، وَأَخْرَجَ تُرَابَهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاضْطَجَعَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللهُ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، اغْفِرْ لِأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ، وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا، وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّکَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِي، فَإِنَّکَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَأَدْخَلُوْهَا اللَّحْدَ هُوَ وَالْعَبَّاسُ وَأَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رضی الله عنهم.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ رَوْحُ بْنُ صَلَاحٍ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

١٠: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/١٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٣٥١، الرقم: ٨٧١، وفي المعجم الأوسط، ١/٦٧، الرقم: ١٨٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٥٧۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ ہیں فوت ہوئیں تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں (قبرستان) تشریف لے گئے اور ان کے سرہانے کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ اے میری ماں! تو میری ماں کے بعد میری ماں (کی طرح ہی) تھی اور تو مجھے شکم سیر کرتی تھی اور مجھے کپڑے پہناتی تھی اور میری خاطر خود پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی تھی اور اپنے آپ کو اعلیٰ چیزوں سے محروم رکھتی تھی اور مجھے کھلاتی تھی اور اس سارے عمل سے تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی طلب رکھتی تھیں پھر آپ ﷺ نے تین دفعہ انہیں غسل دینے کا حکم فرمایا۔ پس جب کافور ملا پانی پہنچا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے انڈیلا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا کرتہ مبارک اتارا اور انہیں پہنا دیا اور اس چادر کے ذریعے جو آپ ﷺ پر تھی انہیں کفن پہنایا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید، ابوایوب انصاری، عمر بن الخطاب ث اور ایک حبشی غلام کو قبر کھودنے کے لیے فرمایا۔ انہوں نے قبر کھودی اور جب لحد تک پہنچے تو اسے خود حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے کھودا۔ اور اس کی مٹی اپنے ہاتھوں سے نکالی اور جب آپ ﷺ لحد کے کھودنے سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ اس کے اندر لیٹ گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آنی۔ اے اللہ! میری والدہ فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اسے اس کی حجت کی تلقین فرما اور اپنے نبی اور مجھ سے قبل انبیاء کے واسطہ سے اس کی قبر اس پر کشادہ فرما پس بے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے پھر اس پر چار تکبیریں پڑھیں اور آپ ﷺ نے اور حضرت عباس اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں لحد میں اتارا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں روح بن صلاح راوی ہے اسے امام ابن حبان اور حاکم نے ثقہ قرار دیا ہے...... اس کے علاوہ تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔